رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۱ جولائی ۱۹۱۶ء نمبر ۲۹

گلدستۂ اخبار

برطانیہ عظمے کے تیس ہزار اطبا میں سے دس ہزار اطبا رائیل آرمی میڈیکل کارپس میں بھرتی ہیں۔

ایسے آثار نمایاں ہیں کہ تجارت کی سخت بندش کی وجہ سے جرمنی بحری سرنگی جنگ میں منتہی طریقے استعمال کرنیوالا ہے۔

حضور پرنس آف ویلز کو ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل کا خطاب مل گیا ہے۔

۱۷ تاریخ کو مسٹر میکینا نے ہاؤس آف کامنز میں کہا کہ برطانیہ کا کل خرچ چھ ملین پونڈ روزانہ ہے۔

ماہ دسمبر میں علاقہ گوا میں سینٹ فرانسس زوائر کے جسم کی نمائش ہوگی۔

ہفتہ مختتمہ ۸ جولائی ۱۹۱۶ء میں ساوٴدرن پنجاب ریلوے کی بڑی لائن کی آمدنی ۱۲۰۰۰۰ روپیہ کی تھی۔

اسی ہفتہ میں لودیانہ اسٹیشن کی آمدنی ۳۳۰۰۰ روپیہ تھی۔

ہسپانیہ کے بادشاہ کا پورا نام یہ ہے۔ الفانسو۔ لیون۔ فرنندو۔ ماریا۔ سنیاگو۔ پاسکل۔ ایساڈور۔ ہارشیان

امریکہ کے ایک کروڑ پتی مسٹر جیمس جے ہل نے جنگ کے بعد بلجیم ریلوے بنانے کا وعدہ کر لیا ہے۔

آسٹریلیا کی آبادی صرف ۴۹۵۱۰۷۳ ہے۔ تس پر بھی ۴۲۰۴۱۸۷۰۹ پونڈ ان کے سیونگ بنک میں ہے۔

سلطنت چین میں صرف ایک آدمی فیصدی پڑھ سکتا ہے۔ اور اس سے کم لکھ سکتے ہیں۔

تازہ ترین شمار کے مطابق امریکن میتھوڈسٹ ممبران کی تعداد ۴۰۰۰۰۰۰ ہے۔ ان کے واعظوں کی تعداد ۲۰۵۲۴ ہے۔ اور مقامی مناد ۱۵۳۹۹ ہیں۔

جرمنوں کی ۲۶ ریاستوں کا رقبہ ۲۰۸۷۸۰ مربع میل ہے۔ اور آبادی ۶۵۰۰۰۰۰۰ آدمی کی ہے۔

سلطنت متحدہ انگلستان کا رقبہ ۱۲۱۶۳۳ مربع میل ہے اور آبادی ۴۵۳۷۰۹۳۰ ہے۔

حیدرآباد سندھ میں ایک آرٹس کالج کے قیام کی تجویز ہو رہی ہے۔

کلکتہ میں ایک شخص نے جو بی اے کے امتحان میں فیل ہو گیا خودکشی کر لی۔

تار برقیات

لنڈن ۱۰ جولائی - سر ڈگلس ہیگ
اپنے سہ پہر کے کمیونک میں رپورٹ دیتا ہے کہ بیزنٹین نے پیتیت کے شمال مغرب میں پندرہ سو گز کے ایک محاذ پر ہم نے جرمن کے ایک خط پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا - اور زو اٹرزم کے نہایت محفوظ مورچہ پر قبضہ کر لینے سے ہم نے لا گوئیل کے مشرق کے دوسرے جرمن خط میں نشیب کا اور زیادہ گھیر لیا - ہمارے بائیں بازو پر او ویلزلا بائسل میں دست بدست جنگ جاری ہے یہاں پر ہم نے جرمن کے مستحکم مورچے مع ۱۲۴ گارڈسمین کے جو بہادر محصورین کا بقایا تھا لے لیا - اور ویلزلا بائسل کا سارا گاؤں ہمارے قبضہ میں ہے۔

سر ڈگلس ہیگ رپورٹ دیتا ہے کہ جو کاغذات دشمن کے ہمارے ہاتھ آئے ہیں - اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن کے بہت سے آدمی مارے گئے ہیں - ان کاغذات میں کمک کے لئے اپیلیں درج ہیں ان کمپنیوں کے کمانڈروں کی طرف سے - اور یہ سب کمانڈر بویرین ہیں - ایک کاغذ میں لکھتا ہے کہ کمی کے سبب سے حملہ بصورت آدمیوں پر کچھ لحاظ نہیں کیا جا سکتا - کمپنی میں ایک افسر اور بارہ آدمی ہیں - ایک اور کاغذ میں مسطور ہے - نہایت ہی سخت توپ خانہ کی گولہ باری کے سبب سے کمپنی کی جنگی طاقت بالکل ہلکی ہو گئی ہے - بندوقوں کی اشد ضرورت ہے مگر قیدی کا بیان نہایت عجیب ہے - اس میں سولہویں (۱۶) بویرین پیادہ پلٹن کی دوسری بٹالین سے تیسری بٹالین کو یوں لکھا ہوا درج ہے کہ بٹالین میں تین افسر ہیں دو نن کمیشنڈ افسر اور ۱۹ آدمی۔

لنڈن ۱۸ جولائی - سر ڈگلس ہیگ کا
گذشتہ رات کا کمیونک مظہر ہے - سخت بارش اور بھاری کہر نے پھر جنگ میں خلل ڈال دیا ہے - اور آج کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں گذرا - مقامی لڑائیوں میں چند زیادہ قیدی گرفتار ہو گئے - اور اب ان کی میزان ۱۸۹ افسر ۱۰۷۷۹ آدمی ہے - جو توپیں ہاتھ لگی ہیں - ان میں ۱۷ بھاری اور ۳۷ میدانی توپیں اور اُن کے علاوہ بہت سی توپیں ہیں جن کا شمار نہیں کیا گیا - بھاری توپوں میں ۵ آٹھ انچی اور ۳ چھ انچی ہاوٹزر چار چھ انچی اور پانچ دوسری توپیں ہیں - نیز ۳۰ خندقی مورٹرز ۶ کلدار توپیں اور بہت سا گولہ بارود ہیں۔ یہ تعداد ان بہت سی توپوں کے علاوہ ہیں - جن کو خود دشمن نے برباد کر دیا - اور چھوڑ کر چلے گئے

لنڈن ۱۷ جولائی - اسٹرڈم - ایک
جرمن سرکاری بیان اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ جنرل لنسنجن کی فوج جو لٹسک کے جنوب مغرب میں تھی دریائے لیپا سے پیچھے ہو گئے۔

لنڈن ۱۷ جولائی - پیٹروگراڈ - ایک
سرکاری کاغذ راوی ہے کہ کل روسیوں نے دو لیا ہے میں ۳۱۷ افسر ۱۲۶۳۳ آدمی اور ۳۰ توپیں لے لی ہیں جن میں ۱۰ بھاری توپیں شامل ہیں۔

لنڈن ۱۸ جولائی - پیٹروگراڈ - کمیونک
کے شمال مغرب میں روسی رسالہ گذشتہ کسی بار قلعہ کا نشینین میں سے آگے کو اور امروس زیگیٹ کی جانب بڑھ رہا ہے۔

لنڈن ۱۷ جولائی - پیرس - ایک کمیونک
مظہر ہے کہ دوران رات نسبتاً خاموشی تھی پہاڑی نمبر ۳۰۴ پر خاص گولہ باری ہو رہی تھی ہمارے دستے فلیوری کی مغرب کی جانب بڑھ گئے - اور تین خندقی توپیں انہوں نے لیں - گومنی واقعہ اوین کے جنوب مشرق پر دشمن نے ۵ حملے کئے جو پسپا کر دیئے گئے - اور قیدی گرفتار کر لئے گئے۔

لنڈن ۱۷ جولائی ۱۳ جولائی تک جو
گرفتاریاں فرانسیسیوں نے دریائے سوم پر کی ہیں ان میں ۲۳۵ افسر ۱۱۹۷۲ آدمی ۸۵ توپیں - ۸۶ کلدار توپیں - اور ۲۶ مارٹر تھے - ان میں وہ سامان شامل نہیں ہے - جو برباد شدہ خندقوں میں دفن کیا ہوا ملا - اور وہی توپیں اسی وقت دشمن کی طرف کر دی گئیں۔

لنڈن کے بہرے آدمیوں نے
جن کو فوج میں بھرتی کئے جانے سے انکار کر دیا گیا تھا اپنی ایک کمپنی تیار کی ہے - مگر ان کو اشاروں اور لبوں کی حرکت کے ذریعہ سے دیا جاتا ہے۔

مسٹر ایڈورڈ گرے کا کہنا ہے کہ
"تاوقتیکہ خون اور آہن کی پروشیائی حکومت کا خاتمہ نہ ہو جائے - کسی قسم کی صلح نہ ہوگی۔"

دو سو پچاس کینیڈین میتھوڈسٹ خادمان دین اور تین سو خادمان دین کے بیٹے اس وقت میدان جنگ میں ہیں۔

لنڈن میں مجروح سپاہیوں کے فنڈ کے لئے
۱۸ ہزار پونڈ فراہم ہو گیا ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

بشارتی مہم کی مالی حالت

اسی عنوان سے گزشتہ ہفتہ بہیرہ مراسلات میں ایک اپیل شائع ہوئی تھی جس سے ناظرین پر اس ضروری اور مفید تحریک کے متعلق انتظام اور اُس کی مالی حالت قدرے ظاہر ہو گئی ہوگی اب دوسرا بیان بھی کمیٹی کی جانب سے نورافشاں کے معزز ناظرین کے پیش کش ہے جس سے اس امر پر اور زیادہ روشنی پڑتی ہے۔ اور مالی ضرورت اور امداد کی اہمیت اور زیادہ منکشف ہوتی ہے۔ ہمارے احباب اور کل مسیحیوں پر یہ امر بالکل واضح اور مبرہن ہے کہ یہ بشارتی معرکہ آرائی جو ہماری پرسبٹیرین کلیسیا کی جانب سے خداوند کے جلال اور ہندوستان کی روحانی بہبودی اور فلاحیت کے لئے معرض عمل میں آئی ہے وہ بنہایت ضروری ہے۔ اور بغیر پیسے کے اُس کا چلنا کیسا ناممکن تو نہیں مگر دشوار تو ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا اپنے اس کام میں اپنی روح کے ذریعہ سے خود عمل کریگا۔ اور اپنے بندوں کو اس کام میں ہر پہلو سے کامیابی عنایت فرمائے گا۔ اور تمام ضروریات خود ہی بہم پہونچائے گا۔ ہمارا اس پر کامل بھروسہ اور اُس سے پوری توقع ہے۔ وہ اپنا کام آپ کرے گا۔ اور کر رہا ہے۔ لیکن دوسری طرف ہم کو اپنا فرض آپ ادا کرنا لازمی ہے۔ سچ ہے گاڑی ایک پہیہ سے نہیں چلتی۔ مسیحی لوگ خدا کے کام کی گاڑی کا دوسرا پہیہ ہیں۔ اُس کو اپنے رفیق پہیئے کے ساتھ ہو کر چلنا چاہئے۔ پولوس رسول کیا فرماتا ہے "یہ کہ روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے"۔ اور خداوند کا وعدہ ہے "کہ دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں"۔ اور اس وعدہ کا عملی ثبوت بھی بہت تھوڑے دنوں کے بعد ہی دے دیا۔ "اور خداوند ان کے ساتھ کام کرتا رہا"۔ وہی اب بھی ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے ساتھ ملکر کام کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم ہی کام نہ کریں تو وہ کس طرح ہمارے ساتھ مل کر کام کریگا۔ ہم بہت طرح سے کام کر سکتے ہیں۔ اپنی زبان سے اپنے قلم سے۔ اپنے زور سے۔ اور اپنے زر سے۔ ان ساری باتوں کی ہماری طرف سے اس معرکہ آرائی میں اشد ضرورت ہے۔ اور جہاں مسیحی بھائی اور طرح سے کام کر رہے ہیں۔ اور کرینگے۔ وہاں زر سے بھی کام کریں۔ بشارتی معرکہ آرائی کی مالی حالت دکھانے سے کمیٹی کا یہی منشا ہے کہ اس نوٹس کے ساتھ ہم سب بھی مدد دیں ٭

بشارتی مہم کی مالی حالت

بشارتی مہم کی مالی کمیٹی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مختلف پرسبٹریوں کی ہدایت کے لئے ایک بجٹ تیار کرے۔ جس میں کہ اُن کے مقامی کام کے اخراجات کی تفصیل ہو۔ کمیٹی کی رائے میں دعا اور بائبل کے مطالعہ کی جماعتیں ہر ایک پرسبٹری میں قائم ہونی چاہئے اور پرسبٹری کو اُن کے لئے ضروری کتابیں اور پمفلٹ وغیرہ بہم پہونچانی چاہئیں۔ ہر ایک پرسبٹری کو چاہیئے کہ بشارتی کام کے لئے الگ جماعتیں قائم کریں اور اُن سے مسیحی خدمت کا کام شروع کرائے اور کہ پاسبانوں اور پریچروں کے لئے "ریٹریٹس" اور دیہات اور شہر کے مسیحی مردوں اور عورتوں اور دیگر کارندوں کے لئے مدرسوں اور جلسوں کا انتظام کرے۔ پرسبٹری کو ایک پاسبان کے خرچ کا بندوبست کرنا چاہئے۔ جو کہ بشارتی خدمت میں اعلےٰ قابلیت رکھتا ہو جس کا فرض یہ ہو کہ مختلف کلیسیاؤں میں جاکر اس مہم کی بابت پرچار کرے۔ اور لوگوں کو اس کے کام کے لئے اُبھار کر تیار کرے۔ رفتہ رفتہ ایسے مناد کا انتظام کرنا بھی ضروری ہے۔ جو کہ اس قسم کے کام کر سکے۔ ذیل میں پرسبٹریوں کے اپنے علاقہ کے کام کے اخراجات کی تفصیل کا بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔ مختلف سرخیوں کے مقابلے میں جو رقمیں پیش کی گئی ہیں وہ مختلف پرسبٹریوں میں اُن کی حیثیت کے مطابق بالتفریق ہونگی

کتابیں اور پمفلٹ وغیرہ (اردو)	۱۰۰ سے ۲۰۰ روپیہ
پاسبانوں کیواسطے ریٹریٹس	۵۰ سے ۱۰۰ "
منادوں اور دیگر مسیحی کارکنوں کا زادراہ	۷۵ سے ۱۵۰ "
مسیحیوں کی تعلیم کے واسطے مدرسے اور جلسے	۷۵ سے ۱۲۵ "
خط وکتابت و محصول ڈاک وغیرہ	۵۰ سے ۷۵ "
کمیٹی کے سکرٹری کا زادراہ	۲۵ سے ۵۰ "
مختلف اخراجات	۲۵ سے ۵۰ "
میزان	۴۰۰ سے ۷۰۰ "

یہ شخصی اور کلیسیائی چندوں اور پرسبٹری کی مدد سے جمع کرنی چاہئے۔ اور اگر ضرورت ہو تو مشن سے مدد کی درخواست

کرنی چاہئے۔ اس روپیہ کو اکٹھا کرنے کے لئے جس قدر جلد ہو سکے انتظام کرنا چاہئے تاکہ بشارتی مہم کی تیاری کے کام میں فقط روپیہ کی قلت کی وجہ سے دیر نہ ہو۔ اس مہم کے متعلق سب سے ضروری اور مفید بات یہ ہے۔ کہ ہندوستانی زبان میں مفید کتابیں اور پمفلٹ تصنیف کرکے چھاپے جائیں۔ وہ پریسبٹریاں جن کے علاقوں میں ایک ہی زبان بولی جاتی ہے باہم ملکر اس قسم کی کتابیں تصنیف کرا کر چھپوا سکتی ہیں۔ لیکن اندیشہ ہے کہ بعض جگہوں میں اس کام کے واسطے بہت تھوڑا روپیہ رکھا گیا ہے۔ لڑائی کی وجہ سے کاغذ اور چھپائی کا نرخ بہت گراں ہو گیا ہے۔ اور ٹریکٹ سوسائٹیاں بھی بہت تھوڑی مدد دے سکتی ہیں۔ اس واسطے یہ تمام بوجھ ہمارے اوپر ہے۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہ مہم کامیابی کے ساتھ انجام دی جائے۔ تو ہم کو اس کا پورا پورا انتظام کرنا چاہئے۔ کتابوں کے مسودے تیار ہیں لیکن روپے کی قلت کی وجہ سے کتابیں نہیں چھاپی جا سکتی ہیں۔ وہ پریسبٹریاں جو کہ اس قسم کے کام میں خاص طور پر دلچسپی رکھتی ہیں۔ اور یہ چاہتی ہیں کہ بجٹ کی تفصیل سے بھی بچ جائیں۔ ان کے لئے اس وقت کام کرنے کا اچھا موقع ہے۔ کہ کوشش کرکے اپنے حلقوں میں جہاں پر کہ ایک ہی زبان بولی جاتی ہے۔ اس ضروری خرچ کے بہم پہنچانے کے لئے چندہ جمع کریں۔

ایچ سی ویلٹی
ڈبلیو جے کمنی　　(مالی کمیٹی)

اپیل — مشن سکول جہلم کے ہیڈ ماسٹر مسٹر فضل الٰہی صاحب بی۔ اے سیالکوٹ کنونشن کے لئے اُس کے حامیوں اور مددگاروں اور کل جماعت مسیحیاں سے جو سیالکوٹ کنونشن سے شغف رکھتے ہیں۔ اور خداوند سے اس کنونشن کے ذریعہ رفاقت اور قربت رکھنے کے قایل اور روحانی برکات پانے کے اُمیدوار ہیں۔ بذیں اپیل کرتے ہیں کہ امسال کنونشن کے اخراجات کا بجٹ مبلغ نیرہ سو پچاس روپیہ کا ہے جس میں سے تاحال صرف مبلغ ایکسو چھتیس روپیہ ہی وصول ہوئے ہیں۔ لہذا براہ مہربانی جسقدر جلد ہو سکے کشادہ دلی اور خداوند . . . . قلبی محبت کے ساتھ اپنا اپنا چندہ اُن کے پاس بھیج دیں تاکہ کنونشن کو کسی قسم کی رکاوٹ یا زیرباری کا سامنا کرنا نہ پڑے۔

مقدس تھوما رسول ہندوستان میں

قدیم زمانہ سے یہ روایت چلی آتی ہے کہ مقدس تھوما رسول پہلی صدی مسیحی میں ہندوستان میں تشریف فرما ہوئے۔ اور انہوں نے جنوبی ہندوستان میں منادی کرکے ایک کلیسیا قائم کی جو اب تک اُن کے مقدس اور معزز نام سے موسوم ہے۔ اس مضمون پر ماہ جون کے ہارویسٹ فیلڈ میں پادری ڈبلیو۔ ایس ہنٹ کے قلم سے ایک نہایت عمدہ اور دلچسپ مضمون درج ہے ناظرین کی ضیافت طبع اور دلچسپی اور فایدہ کے لئے اُس میں سے چند باتیں اقتباس کرکے یہاں درج کرتے ہیں۔

نئے عہد نامہ کی اپاکریفل کتابوں کے درمیان ایک کتاب ہے جو تھوما کے اعمال کہلاتی ہے۔ اُس میں ہمارے خداوند کے صعود کے بعد مقدس تھوما کی زندگی کا حال درج ہے اُس میں لکھا ہے کہ خداوند مسیح نے مقدس تھوما کو حکم دیا تھا کہ ہندوستان میں جاکر انجیل سنائے مگر اپنی تشکی اور دیر تعمل کرنے والی طبیعت کے مطابق جیسا کہ انجیل میں مرقوم ہے وہ اس کام سے سہم گیا۔ مگر آخرکار ایک سریانی سوداگر کے ساتھ تشریف لے گئے اور موزوں وقت میں گنڈافرس راجہ کے دربار میں وارد ہوئے چونکہ رسول کا پیشہ خداوند کی طرح نجاری کا تھا اس لئے راجہ نے اُس کو پسندیدہ اور منظور کر لیا۔ رسول نے اس کام کے لئے مطلوبہ روپیہ لیکر اور وقت معین کرکے رخصت چاہی۔ وقت معینہ پر راجہ محل موعودہ کا معائنہ کرنے آیا۔ مگر وہاں نہ محل پایا نہ محل کا نام و نشان۔ اور یہ درست بھی تھا۔ کیونکہ مقدس تھوما نے اس کام کا شمہ بھر بھی نہ کیا تھا۔ بلکہ اپنا وہ سارا وقت دعا میں اور راجہ کی بجا کر تبدیل کرنے اور رحمت کے کاموں میں گذار دیا تھا۔ باوجود اس کے رسول نے فرمایا کہ "کام تو ختم ہو چکا ہے محل تعمیر کر دیا گیا ہے۔ مگر تو ابھی اُسے نہ دیکھیگا!" مگر گنڈافرس نے اُسے قیدخانہ میں ڈال دیا۔ اس واقعہ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد راجہ کا بھائی فوت ہو گیا۔ اور اس نے آسمان میں نہایت ہی خوبصورت محل دیکھا۔ اُس نے دریافت کرنے پر معلوم کیا کہ یہ وہی محل ہے جو مقدس تھوما نے تعمیر کیا ہے۔ پس اُس نے دنیا میں راجہ پر ظاہر ہو کر سارا احوال راجہ پر منکشف کر دیا۔ راجہ نے رسول کو رہا

کر دیا۔ اُس کی تعلیم سنی اور معہ اپنے درباریوں کے مشرف بہ مسیحیت ہو گیا۔ اس کے بعد مقدس تھوما نواحیات میں گیا۔ اور وہاں منادی کی جس میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ آخر کار شہادت کا تاج زیب سر کیا۔

جب اس قصہ کی تحقیقات علما نے کی تو ثابت ہو گیا کہ گنڈافرس فی الحقیقت ایک تاریخی شخص تھا۔ برٹش میوزیم میں اُس کے سکے موجود ہیں۔ اور لاہور کے عجائب گھر میں ایک پتھر رکھا ہوا ہے جس پر کچھ کندہ ہے۔ جو قدرے خراب بھی ہو گیا ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ راجہ سنہ ۲۰ء سے سنہ ۴۰ء یا سنہ ۴۶ء تک حکمران رہا ہے۔ اور یوں مقدس تھوما کا ہمعصر تھا۔ اور کابل میں حکمراں تھا۔ جو کنگانور (وقعہ کوچین) سے بہت دور جہاں مالایلم روایت کے مطابق مقدس تھوما ہندوستان میں اُترا تھا۔ اور گنڈافرس پارتھیا کا ایک قسم کا باجگذار تھا۔ پس اگر مقدس تھوما نے کابل میں منادی کی تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُس نے ہندوستان اور پارتھیا ہر دو میں منادی کی۔

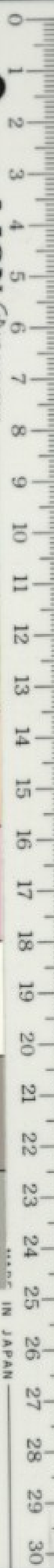
مقدس تھوما کارومنڈل اور مالابار میں

مالایلم قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے کارومنڈل اور مالابار میں منادی کی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اُس نے دونوں جگہ منادی کی۔ یعنی گنڈافرس کو مسیحی کرنے کے بعد وہ جنوب کی سمت کو آیا۔ اور کارومنڈل اور مالابار میں منادی کی۔ اور میلاپور میں جام شہادت نوش فرمایا۔ یہ ممکن ہے۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ رسولی زمانہ اور غالباً اُس سے بہت مدت پیشتر مغربی دنیا اور جنوبی ہندوستان کے درمیان راہ و رسم جاری تھی۔ مالابار کی سُریانی روایت میں صرف یہی بتایا جاتا ہے۔ کہ جو کچھ اُس نے جنوبی ہندوستان میں ایک راجہ کے لئے کیا۔ وہی مقدس تھوما کے اعمال میں کابل کے ایک بادشاہ کے بارے میں لکھا ہوا کہا جاتا ہے کہ گنڈافرس کا نام اعمال میں درست جگہ پر نہیں واقع ہوا ہے وہ مسیحی ہوا تھا۔ مگر محل جو بنایا گیا تھا وہ بعد کا ذکر ہے۔ اور چوسا پیڑوال کے لئے تیار ہوا تھا۔ سُریانی گیتوں میں جو مقدس تھوما کی تعریف کی گئی ہے۔ اور جو چوتھی صدی کی تصنیف ہیں۔ اُن میں ایسے مقامی نشانات پائے جاتے ہیں جو افغانستان کی بہ نسبت جنوبی ہند پر زیادہ صادق آتے ہیں۔

پس روایت ہے کہ مالابار کلیسیا کی بنیاد مقدس تھوما نے ڈالی تھی۔ اس لئے اس کلیسیا کے ممبران کو اکثر "مقدس تھوما کے مسیحی کہا جاتا ہے۔ روایت میں یہ بھی درج ہے۔ کہ مقدس تھوما نے اپنی وفات سے پیشتر مالابار میں ۷ گرجے تعمیر کئے تھے۔ اور اُن پر سات خادمان دین مقرر کئے تھے۔ اس قصہ کا دوسرا حصہ کلیسیا کو سُریا سے ملحق کرتا ہے۔ ایک اور تھوما جو ایڈیسہ کا ارمنی سوداگر تھا اور عموماً کانا کا تھوما کہلاتا ہے چوتھی دیا بعض کے بیان کے مطابق آٹھویں) صدی میں مالابار میں آیا تھا۔ اُس نے وہاں مسیحیوں کو بڑی بُری حالت میں پایا۔ کیونکہ اُنکا کوئی پادری نہ تھا۔ اور بہت سی بت پرست رسومات رسوم و توہمات اُن میں جاری تھے۔ اس کی خبر یروشلم کے کیتھولیکاس کو دی گئی۔ جس نے اُس ارمنی سوداگر کو ایک بشپ اور ایک پادری کے ساتھ مالابار میں واپس بھیج دیا۔ اور سوریانیوں کے ستر خاندان بغداد اور نینواہ اور یروشلیم سے اُس کے ہمراہ تھے۔ اس تھوما نے مقامی راجاؤں سے مسیحیوں کے لئے بہت سے حقوق حاصل کئے جس میں یہ بھی شامل تھا کہ وہ "اعلیٰ" ذات کے آدمی ہیں۔ اور عملی طور پر برہمنوں سے دوسرے درجہ پر ہیں اس طرح امداد پا کر اور از سر نو قیام حاصل کرکے یہ کلیسیا شگفتہ ہو گئی۔

بیروت کی فتح

آخر روسیوں نے بیروت کو بھی آکر کے فتح کر ہی لیا اس سے کوہ قاف میں روسی پیشقدمی میں ایک بڑا اضافہ ہو گیا ہے۔ اگرچہ یہ شہر صف آرائی کے نقطۂ خیال سے بڑی قدر رکھتا ہے مگر نفس الامر میں وہ بڑی قیمت کا نہیں ہے اس شہر کی آبادی ۲۰ ہزار کی ہے اور کسی قسم کی صنعت و حرفت یا کوئی تاریخی یادگار عمارت وغیرہ نہیں ہے۔ مگر فوجی نقطۂ خیال سے بڑا اہم سمجھا جاتا ہے۔ دریائے خورک کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ یہ دریا سطح سمندر سے ۵۰۰۰ فیٹ بلند سطح مرتفع میں سے ہو کر بہتا ہے۔ بیروت میں کئی ایک بڑی بڑی سڑکوں کا اتصال ہوتا ہے چنانچہ بڑی گاڑی سڑک جو ارض روم سے طرابیزند کو جاتی ہے وہ بیروت ہی میں سے



گذرتی ہے۔ اور ارزنجان اور کر احصار بیرکوں کا میل بھی یہاں ہی ہوتا ہے۔ ارض روم سے بیروت کی دُوری شمال مغربی سمت میں ٦١ میل ہے۔ اور ارزنجان یہاں سے جنوب مشرق سمت کو ۵۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کر احصار قریب یکصد میل بیروت سے عین مغرب کو ہے چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ خبر موصول ہوئی تھی۔ کہ بیروت ہی سے وہ اپنا خط بنا رہے تھے۔ جو سیوس سے سمندر کو جاتا ہے۔ ان باتوں سے ظاہر ہے کہ بیروت کے سر ہو جانے سے روسیوں کی عام جانفشانی کس قدر حقیقی توسیع ہو گئی ہے۔ اور ارزنجان کے مضبوط قلعہ کے محاصرہ میں جو اب روسیوں کا نصب العین ہے۔ ان کو بڑی سہولتیں اور آسانیاں مل جائیں گی۔ اور وہ سارا خط جو طرابیزند سے جنوب کو جاتا ہے بڑا مضبوط ہو جائے گا۔

میل کی مساحت } میل کی مساحت مختلف ممالک میں مختلف ہے۔ چنانچہ انگلستان اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ١٧٦٠ گز کا میل ہوتا ہے۔ اور یہی ہمارے ملک کی بھی پیمائش ہے کیونکہ وہ برطانیہ کے ماتحت ہے۔ آئرلینڈ کا میل اُس سے ¼ سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی پورے ٢٢٤٠ گز کا۔ سوئٹزرلینڈ کا ٩١٥٣ گز کا اٹلی کا ١٧٦٦ گز کا۔ سکاٹ لینڈ ١٩٨٤ گز کا ٹسکنی کا ١٨٠٨ گز کا جرمن کا ٨١٠٦ گز کا عربی میل ٢١٤٣ گز کا ٹرکی میل ١٨٢٦ گز کا فلیمش میل ٦٨٦٩ گز کا۔ وائنا کا پوسٹ میل ٨٢٩٦ گز۔ ویرسٹ کا میل ١١٠٧ یا ٥٣٣١٢ گز کا رومی میل ١٦٢٨ یا ٥٠٢٥ گز کا ڈچ اور پروشیا کا میل ٣٠٤٤٦ گز سویڈن اور ڈنمارک کا ٨٢٥٤٣، گز کا ایک میل ہوتا ہے۔

ایک نیا مذہب } کلکتہ کے انگریزی اخبار انگلشمین کو ضلع کھانا کے ہیڈ ماسٹر سکول کی جانب سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں ذکر ہے کہ باقر گنج میں دو مہاچرن پال نامی ایک شخص نئے مذہب کا وعظ اور اعلان کر رہا ہے۔ لوگ اندھا دھند اُس مذہب کے معتقد بنتے چلے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں بنگال میں ان کی تعداد پچیس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ اور آئے دن بڑھتی چلی جا رہی ہے لطف یہ ہے کہ خود ہیڈ ماسٹر مذکور بھی اُس مذہب کا پیرو ہے۔ اس مذہب کا اصل الاصول یہ ہے کہ حضور ملک معظم جارج پنجم اور ملکہ میری کی مورتیں بنائی جاتی ہیں۔ اور ہر صبح و شام گھروں میں ان کی پوجا ہوا کرتی ہے۔ یہ لوگ ابھی تک اس پوجا کو مکمل نہیں سمجھتے بلکہ اس وقت سمجھی جائے گی جب ان سے پوجا کے بعد کی دکشنا لی جائے گی۔ اسی عقیدہ کے مطابق انہوں نے ان مورتوں کی پوجا کر کے حضور ملک معظم کی خدمت میں دکشنا بھی بھیجی ہے۔ اور اپنے ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس معہ اُس دکشنا کے ایک درخواست بھی اُس دکشنا کی شرف قبولیت حاصل کرنے کے لئے بھیجی۔ مگر درخواست اور وہ دکشنا ہر دو واپس کر دی گئی ہیں۔ اس پر پیروان مذہب مذکور نے گورنر صاحب بنگال کی خدمت میں درخواست کی ہے۔ اور انگلشمین کو بھی لکھا ہے کہ اُن کی دکشنا حضور ملک معظم کی خدمت تک پہونچا دیں۔ وہ بھی بالضرور اُن کی مدد کرے۔

موجودہ جنگ یورپ کس نے شروع کی } مدراس کا انگریزی ہمعصر کرسچن پیٹریٹ بحوالہ ایک گلاسکو اخبار قیصر جرمن اور اس کے ولیعہد کے درمیان ایک مختصر سا مکالمہ شائع کرتا ہے۔ وہ یہ ہے:-

ولیعہد:- "اے باپ جنگ کس نے شروع کی؟ کیا شہنشاہ جوزف یا سرویا کے بادشاہ پیٹر۔ یا جارج بادشاہ نے؟ یا کیا شاہ بلغاریہ یا سلطان ٹرکی کا ہاتھ اسمیں تھا۔

قیصر:- نہیں نہیں بیٹا! ان میں سے کسی کو بھی اس معاملہ سے کچھ واسطہ نہیں روزویلٹ نامی ایک آدمی ہے جو میری ملاقات کے لئے امریکہ سے آیا تھا۔ میں نے اپنی بڑی فوج اور اپنے بڑے بڑے جہاز، بڑی بڑی توپیں اور سامان جنگ کا بڑا بھاری ذخیرہ اُسے دکھایا۔ اُس نے میری پیٹھ ٹھونکی اور کہا۔ "جناب من آپ تو دنیا فتح کر سکتے ہیں"۔ اور میں بھولے بھالے احمق نے اُس کا یقین کر لیا۔ خوب رہی اب اپنے احمق پنے کی پاداش کو پہونچ جائیگا۔

لنڈن ١٧ جولائی۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیم برن کہتا ہے کہ جرمنی اور بلجیم میں جرمنی کا طرز عمل اٹلی کی جانب ایسا ہے کہ وہ اُن کو بھڑکا رہا ہے۔ جس سے خیال پڑتا ہے کہ اعلان جنگ جرمنی اور اٹلی کے مابین بہت جلد ہو جائے گا۔

مراسلات

کوٹ گڑھ کے حالات

یہ ضلع شملہ کی ایک چھوٹی تحصیل تملہ سے ۵۰ میل شمال کی طرف تبت روڈ پر واقع ہے۔ یہاں کے چند واقعات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ اُمید ہے کہ خالی از دلچسپی نہ ہونگے۔ کوٹ گڑھ کا نام دراصل گورو کی کٹیا تھا جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ یہاں پر ایک بڑا سادھو ایک چھوٹی کٹیا میں رہتا تھا جس کو لوگ گورو سمجھ کر بڑی تعظیم کرتے تھے۔ اور اُس کی جگہ کا نام بھی گورو کی کٹیا رکھا گیا۔ بعد ازاں لوگوں نے اُس کو بجائے گورو کی کٹیا کے گورو کوٹ نام دے دیا۔ اور پھر انگریزوں نے گورو کوٹ کو بدل کر کوٹ گڑھ بنا دیا۔ انسان نے خواہ کچھ ہی بنا دیا۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہاں پر بجائے گورو کی کٹیا کے ایک سچے گورو کا گرجہ بنا دے۔ چنانچہ قریباً ۷۰ برس ہوئے۔ کہ خدا نے اپنے خادم ایک فوجی افسر گورڈن صاحب کو یہاں بھیجا جن کی کوشش سے خدا کا کام شروع ہوگیا۔ اور بعد ازاں مشنری صاحبان خدمت کرتے رہے۔ آجکل یہاں عنقریب شرکا کلیسیا کا شمار ۱۰۰ ہے اور حقیقی گورو خداوند مسیح کی عبادت کے لئے ایک عمدہ گرجہ بھی مدت سے بن چکا ہے۔ جس کے گھنٹے کی آواز سے جو ہر روز صبح ۸½ بجے "گورو گورو" پکارتی ہے۔ آس پاس کے پہاڑ گونج جاتے ہیں

جب میں فقیرانہ حالت میں منادی کرتا ہوا پہلی دفعہ جولائی ۱۹۰۶ء میں کوٹ گڑھ پہنچا۔ تو یہاں مسٹر ایس۔ ای سٹوکس سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے کہا کہ کیا ہی خوب ہو اگر یہاں کسی مسیحی سادھو کی کٹیا ہو۔ اور یہاں رہ کر خدمت کرے۔ اب خدا نے آپ کو یہاں بھیجا ہے۔ بہتر ہے کہ ہم دونوں ملکر کام کریں"۔ میں نے کہا کہ میری خدمت تو یہ ہے کہ چلتے ہوئے منادی کروں اور آپ کے لئے میری صلاح یہ ہے کہ فقیرانہ حالت اختیار نہ کریں۔ کیونکہ آپ کے لئے بہت مشکل ہوگا۔ مگر اُنہوں نے فقط ۱ ماہ بعد ستمبر ۱۹۰۷ء میں امیری چھوڑ کر فقیری اختیار کر لی اور اپنا سارا مال اسباب بانٹ دیا۔ اور دو کٹیا یا جھونپڑیاں ایک کفنی گاؤں میں اور ایک پہاڑ کی غار میں بنا کر گوشہ نشین ہو گئے۔ پھر میرے ساتھ پہاڑ میں ایک دورہ بھی کیا۔ انہیں دنوں میں میاں دھن سنگھ مسیحی ہوئے۔ آجکل مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ بڑی کامیابی کے ساتھ خدمت ہوئی اتنے میں مسٹر برانچ۔ مسٹر میکیلن۔ مسٹر جیکب اور دہلی کے پادری ایف جے۔ ویسٹرن ایم۔ اے نے بھی اپنی امیرانہ حالت کو چھوڑ کر فقیرانہ حالت اختیار کر کے یہاں خدمت شروع کر دی۔ پھر سوامی شری دھر تیرتھ جو بڑے ودوان سادھو ہیں اور ۲۴ برس تک برہمن سنیاسی رہے۔ پر اطمینان قلبی سوا خداوند مسیح کے اور کہیں نہ پایا آخر مئی ۱۹۱۶ء میں یہاں آکر بپتسمہ پایا۔ اور چند کتابیں بھی تصنیف کیں ایک میں یہ ثابت کیا کہ مسیح کا دنیا میں آکر گنہگاروں کے لئے جان دے کر بچانا ویدوں میں بھی مذکور ہے اور سوامی عیسیٰ نند جو پہلے شنکرانند کہلاتے تھے مسیحی ہوئے۔ آپ بھی ایک تعلیم یافتہ سادھو ہیں۔ غرضیکہ مسیحی سادھوؤں کی ایک جماعت بنگئی پر جیسا کہ میں نے پیشتر سٹوکس صاحب سے کہا تھا کہ آپ ولایتی لوگوں کے لئے فقیری حالت میں رہنا مشکل ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اس لئے بہتر ہے کہ اسے اختیار نہ کریں۔ کیونکہ نبھانا دشوار ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سب یکے بعد دیگرے جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلے گئے۔ مگر جتنے ہندوستانی اس جماعت میں شریک ہوئے تھے وہ سب بفضل خدا اب تک اُسی حالت میں کامیابی کے ساتھ خدمت کر رہے ہیں۔ گلتیوں ۶: ۹ اور یقین ہے خدا اُن کی خدمات کو اپنے جلال کے لئے بہت جلد پھلدار بنائے گا۔ چند ماہ سے دہلی کے پادری خیرو صاحب بی۔ اے جو ایک خود انکار و خداوند کے وفادار خادم ہیں۔ فقیری حالت میں اس طرف خدمت کر رہے ہیں۔ چند روز کلو کے علاقہ میں میرے ساتھ مل کر خدمت کی۔ وہ فی الحال اس حالت کا تجربہ کر رہے ہیں۔ اور بہت سے صاحبان کے خطوط ملے ہیں جو سادھوانہ طور پر خدمت کیا چاہتے ہیں۔ پر مجھ سے دریافت کرنا بالکل فضول ہے۔ میری عرض اُن صاحبان کی خدمت میں یہ ہے کہ یہ لازمی بات نہیں ہے کہ سب سادھو ہو کر خدمت کریں۔ خدمات طرح طرح کی ہیں۔ اور سب اچھی ہیں۔ پس ہر ایک ویسا ہی کرے جیسا اپنے لئے خداوند کی طرف سے بلاہٹ محسوس کرتا ہے۔

انیسویں صدی میں یہاں اور گردونواح زمنڈا اور کھڑان وغیرہ میں دیوتاؤں کے آگے آدمی کی قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ جس کو یہاں کے لوگ بھونڈہ کہتے ہیں۔ ابھی چند ہی سال کی بات ہے کہ جب میں کھڑان کے میلہ پر منادی کرنے گیا۔ تو دیکھا کہ ایک شخص کو اس کے لئے تیار کر رہے تھے۔ فوراً شملہ کے ڈپٹی کمشنر کی طرف سے حکم

آیا کہ اگر وہ خون کریں تو تمام لوگ گرفتار کئے جائینگے۔ تب وہ باز آئے۔ مجھے منادی کے لئے بہت عمدہ موقعہ ملا۔ اور لوگ بڑے غور سے سن رہے تھے جب میں نے اُنہیں سُنایا کہ تم گنہگاروں کے بدلے گنہگار کو بلیدان کرتے ہو پر خداوند یسوع مسیح بے عیب برّہ تھا جو ہم سبھوں کے گناہ اپنے اوپر لے کر بلیدان ہوا۔ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے نجات پاوے۔

یہاں جنگل نزدیک ہونے کے سبب سے جنگلی درندوں سے بڑا خطرہ رہتا ہے۔ ایک سال قریباً ۱۱ آدمی ہلاک ہوئے۔ بعض دفعہ جانور گھر کے برآمدہ میں سے بچوں کو اُٹھا کر لے جاتے تھے۔ پر امسال تو خیر رہی۔ اور پہاڑ کے باشندے بھوت چڑیل ہنیرا وغیرہ کو بھی بہت مانتے اور اُن سے ڈرتے ہیں۔ ایک روز جب میں کتھی کی کٹیا میں رہتا تھا۔ لوگوں سے سنا کہ یہاں سے چھ سات میل کے فاصلہ پر گھنے جنگل میں ایک بھوت مجسم بیٹھا ہے۔ اور جو کوئی اُس کے پاس جائے اُسے پھاڑ کھاتا ہے۔ میں جانے کے لئے تیار ہوا پر لوگوں نے منع کیا کہ نہ جاؤ۔ تم ہلاک کئے جاؤ گے۔ لیکن میں ایک شخص بنام رنگیا کو ساتھ لے کر وہاں پہونچا۔ وہاں دیکھا کہ ایک جوان ننگا برف میں پڑا ہے۔ اور اُس کے بدن پر جا بجا زخم تھے۔ میرا ساتھی یہ دیکھکر ڈر گیا کہ اس میں بد روح ہے۔ میں دعا مانگ کر اُس کے پاس گیا اور بمشکل اپنے کاندھے پر اُٹھا کر آبادی میں لایا۔ تب رنگیا کو بھی کچھ حوصلہ ہوا۔ پر لوگ اُس کو چھونے سے ڈرتے تھے۔ ہم دونوں باری باری سے اُٹھا کر اُسے کتھی میں لے گئے اور چند ہی روز کی خدمت سے وہ بالکل چنگا ہوگیا۔ ریاست لٹ بہر کے وزیر کے ذریعہ سے اُس کے عزیزوں کو خبر دی اور وہ اُسے اچھی حالت میں دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور خوشی کرتے ہوئے اپنے گھر گئے۔ اُمید ہے کہ جو خوشخبری اُنہیں سنائی گئی اگر سب نہیں تو چند باتیں تو ضرور ہی یاد رہیں گی۔

یہاں کے لوگوں کے شادی و غمی کے دستورات بھی بالکل نرالے ہیں۔ ایک شادی تو باقاعدہ ہوتی ہے۔ اور اگر شادی کے بعد عورت کسی دوسرے مرد کے ساتھ رہنا چاہے تو جس سے پہلے شادی ہوئی تھی اُس کو صرف شادی کا خرچ دینے پر عورت دوسرے کی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ایک عورت نے ۱۸ برس میں ۱۸ خاوند کئے۔ اخلاقی حالت بہت خراب ہے۔ کاشکہ خدا جلد اُن کو راہ راست پر لاوے۔ اور اس تاریک جگہ میں خدمت کرنے کے لئے بہت سے خادمان انجیل کو بھیجے۔ موت کے وقت باجہ اور بانسری وغیرہ بجاتے ہیں جیسے متی ۹: ۲۳ میں مرقوم ہے۔ اپنے دیوتوں کو کاندھوں پر اُٹھا کر جس طرح کاہن عہد کے صندوق کو اُٹھاتے تھے۔ خوب نچاتے ہیں۔ ناچتے تو لوگ خود ہیں۔ مگر کہا یہ جاتا ہے کہ دیوتا ناچتے ہیں۔ شکر ہے کہ اب پہلے کی نسبت بت پرستی بہت کم ہوگئی ہے۔

کوٹ گڑھ کے مسیحی زیادہ تر کھیتی باڑی و دستکاری کرتے ہیں۔ ملازمت وغیرہ بہت کم کرتے ہیں۔ مسٹر فلپ ڈیوڈ یہاں مشن کے ہیڈ ماسٹر اور کلیسیا میں بطور پاسٹر کے خدمت کرتے ہیں۔ آپ بڑے سادہ بردبار۔ حلیم الطبع اور نیک طینت شخص ہیں۔

اور بندۂ خدا مسٹر ایس سالومن بھی ایک مجذوب و متبسم شخص ہیں۔ آجکل دیہات کے لوگوں اور باغ کے پیڑوں کی پاسبانی اُن کے سپرد ہے۔ چند عرصے سے ڈاکٹر جینی لعل صاحب بھی یہاں تشریف فرما ہیں۔ آپ ایک ملنسار۔ خوش طبع اور غیرت مند مسیحی ہیں۔ گویا اسم بامسمّٰی ہیں آپ نے تھوڑے سے ہی عرصہ میں خاصہ رسوخ پیدا کر لیا۔ اور گو یہاں پر کوئی حاکم وغیرہ دیکھنے والا نہیں پر تو بھی اُس کو خدا کا کام سمجھ کر ہمہ تن اُس میں مصروف ہیں۔ دوائی دینے سے پیشتر آدھ گھنٹہ روز مریضوں کو انجیل سناتے ہیں۔ دل کی کلفت اور سر کا درد تو اُن کو ملتے ہی کافور ہوجاتا ہے۔ بہی سہی مرض اُن کی دعا و دوا سے رفع ہوجاتی ہے۔ اُمید ہے کہ خدا اُن کی خدمت بہت پھلدار کریگا۔

بعض دفعہ تو پہاڑی لوگ بسبب جہالت کے بڑی سختی سے پیش آتے ہیں۔ لیکن یہی سختی خادمان انجیل کو لطف و آسمانی خوشی کے ساتھ کامیابی بخش دیتی ہے۔ ایک روز میں گاؤں میں گیا۔ پر وہاں کوئی آدمی نہ ملا۔ بعد اس کے میں نے دیکھا کہ چند آدمی کھیت میں گیہوں کاٹ رہے ہیں۔ میں نے وہاں جا کر اُن کو انجیل سنانا شروع کیا۔ وہ جھنجھلا کر گالیاں دیتے ہوئے مجھ پر لپکے۔ ایک نے پتھر مارا۔ پر میں خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی کے سر میں سخت درد ہونے لگا۔ میں نے خود اُس کی درانتی اُٹھا گیہوں کاٹنا شروع کر دیا تاکہ اُن کے کام میں حرج نہ ہو۔ تب اُن کے دل نرم ہوگئے۔ اور شرمندہ ہو کر معافی مانگنے لگے۔ اور شام کو اپنے ساتھ لے گئے۔ وہاں گاؤں میں رات کو ۱۰ بجے تک بڑا عمدہ موقعہ خوشخبری دینے کا ملا۔ اسی طرح مشکلات کے بعد خدا کامیابی بخشتا ہے۔ ہم سب ہمزبان و ایک دل ہو کر خدا سے دعا مانگیں کہ

وہ جلد ایسا وقت لاوے کہ اُس کی مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے۔ زمین پر بھی پوری کی جاوے۔ فقیر حقیر سندر سنگھ۔

کرسچن انڈیور و سبت سکول کی گوجرانوالہ پریسبٹریل کنونشن

منعقدہ مشن کمپونڈ خانقاہ ڈوگراں۔ از ابتداے ۲۷ لغایت ۳۰ جون ۱۹۱۶ء

مورخہ ۲۷ جون ۱۹۱۶ء بوقت ۵ بجے شام سابقہ پریذیڈنٹ مسٹر ایل صاحب شیخوپورہ کے افتتاحی سرمن کے ساتھ اجلاس شروع ہوا۔

انتخاب عہدیداران

پریذیڈنٹ۔ پادری برکت مسیح صاحب گوجرانوالہ

سکرٹری۔ منشی اروڑا مل صاحب۔ "

خزانچی۔ منشی جگن ناتھ صاحب۔ ماڈین پور

مندرجہ ذیل مضامین پر ورس دیئے گئے

(۱) کرسچن انڈیور کی مختلف کیٹیاں۔ پادری بوٹا مل صاحب کریال

(۲) سی۔ ای۔ ایس کیا ہے اور اُس کا مقصد پادری برکت مسیح صاحب گوجرانوالہ۔

(۳) سبت سکول کی ضرورت۔ پادری فضلدین صاحب خانقاہ ڈوگراں۔

(۴) سبت سکول کی رکاوٹیں و علاج۔ پادری کتھوول صاحب ماڈین پور۔

(۵) سبت سکول سکھلانے کے طریقے۔ ماسٹر مولا بخش صاحب بی۔ اے سیالکوٹ نے بہت عمدہ طریقے بتلائے۔

(۶) پرہیزگاری۔ پادری ڈبلیو ٹی۔ اینڈرسن صاحب ڈی۔ ڈی راولپنڈی۔

اس پرہیزگاری کے مضمون پر بہت عمدہ کانفرنس بھی ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریباً سب شرکا نے جو ڈیلیگیٹس اور وزٹرس تھے وعدہ کیا کہ ہم شراب اور کوئی دوسرا نشہ نہ پئیں گے بلکہ اوروں کو بھی منع کرینگے۔ اور ۲۳ اشخاص نے یہ وعدہ بھی کیا کہ ہم آئیندہ کو حقہ نوشی نہیں کرینگے۔ نیز منظور ہوا کہ ہم ایک ریزولیوشن پنجاب کونسل کی خدمت میں پیش کرینگے مودبانہ درخواست کریں کہ جس طرح سردار گجن سنگھ ممبر پنجاب کونسل نے اپنی ایک رائے پیش کی ہے کہ قانون نافذ کیا جاوے۔ کہ سولہ سال کا بچہ نہ سگریٹ پیئے اور نہ اُس کے ہاتھ کوئی فروخت کرے۔ پس ہماری بھی پنجاب کونسل کے حضور یہی سفارش ہے کہ یہ قانون جلد منظور فرمایا جاوے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مورخہ ۲۸ جون سن ۱۹۱۶ء کی شام کو بوقت ۹ بجے بورڈ سکول میں ایک جلسہ پرہیزگاری شہر کے لوگوں کے واسطے فراہم ہوا۔ جس میں حکام تحصیل و رمیسان شہر اور ماسٹر صاحبان و طلبا سکول حاضر تھے۔ رات کو پنڈت نند لعل صاحب امرتسر نے میجک لالٹین کے وسیلے مخمور لوگوں کی خستہ و خراب حال تصویروں میں واسطے تربیت دکھلائی۔ اور اس بارے میں کچھ نصیحت بھی کی۔ اس جلسہ کو جاتے ہوئے بازاروں میں اس علاقہ کے مسیحیوں اور مناووں نے خوب ڈھولک کے ساتھ گیت بھجن مسیحی پرہیزگاری کے متعلق سنائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ٹیمپرنس سوسایٹی شہر میں قائم ہو گئی جس کے پہلے پریذیڈنٹ جناب پنڈت گوپی کشن صاحب تحصیلدار خانقاہ ڈوگراں مقرر ہوئے۔ اُمید ہے کہ اس سوسائٹی کے وسیلے لوگوں کو بہت فایدہ پہونچے گا۔

اس کنونشن میں کھانے پینے کا انتظام عمدہ تھا۔ اور جسمانی پیاس دور کرنے کے واسطے مشن کا کنواں قابلِ تعریف ہے۔ ایسا صاف و ٹھنڈا و میٹھا پانی تھا جو علاقہ بار میں لاثانی ہے۔ کہ حاضرین کو گھروں میں بھی یاد آتا ہوگا۔ آئیندہ سالانہ اجلاس کے واسطے پاسٹر ماڈین پور نے دعوت دی اور ماہ جون ۱۹۱۷ء کا تیسرا منگل وقت مقرر ہوا ہمارے کام کے انتظام کے واسطے ایک کیٹی مندرجہ ذیل مقرر ہوئی۔

افسران پریسبٹریل کنونشن و پادری کتھوول صاحب ماڈین پور۔ اُمید ہے کہ ماڈین پور میں آئیندہ اجلاس بڑی رونق و ترقی کے ساتھ ہوگا۔

المشتہر: کتھوول۔ ماڈین پور چک نمبر ۴۲

مسیحی سنت کی فروتنی

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ حال ہی میں ایک نوجوان مسیحی مسمّٰی بہ نواب زادہ سید احمد حسین میرزا جس نے دو سال کچھ ماہ سے مسیح کو قبول کیا ہے۔ اور تمام شان و شوکت چھوڑ کر فقیرانہ صورت منادی کر رہا ہے۔ دورہ کرتے کرتے آپ بلند شہر پہونچے۔ اور مسٹر بینرجی بی۔ اے کے ہمراہ بازار کی منادی میں مشغول ہوا جس سے پبلک میں روحانی بیداری ہوئی۔ پھر آپ نے وہاں کے سی۔ ایم۔ ایس گرجے میں وعظ کیا جس سے حاضرین کو بڑی برکت ملی۔ اس کے وعظ سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ ایک پرانے تجربہ کار مناد ہیں۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ

اُن پر خدا کی برکت ہے۔ انہوں نے جب بلند شہر سے مراد آباد کا رُخ کیا تو ریل پر چند مسلمانوں اور ایک فقیر سے گفتگو ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں وہ مسلمان غضب سے بھر گیا اور ہمارے مہاتما کے ایک طمانچہ مار دیا۔ مہاتما جی نے مسیح کے قول کے مطابق دوسری گال بھی اُس کی طرف پھیر دی۔ لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔ اور خود اس فقیر پر بھی سکتہ پڑ گیا۔ اور معافی کا طلبگار ہوا۔ اور ایک انجیل بھی لی۔ ناظرین دعا کیجئے کہ وہ فقیر خداوند کو قبول کرے۔ یہ جوان ابھی مراد آباد جا رہے تھا کہ راستے میں امروہا میں ہم نے انہیں روک لیا۔ پہلے تو آپ شہر کے شریف نوجوانوں سے مسٹر ای سیموس کے مکان پر ملاقی ہوئے۔ اور گفتگو کرتے رہے پھر بعد کی میٹنگ لی۔ جس میں لوگوں نے علانیہ گناہ کا اقرار کیا۔ پھر آپ محلہ کٹکٹ احمد نگر گئے۔ چونکہ میں یہاں کی کلیسیا کا پاسٹر ہوں میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ یہاں کی جماعت میں عورتوں کے جو ۷۰ یا ۸۰ کے قریب تھیں۔ اُن کے درمیان کام کیا۔ اور خوشخبری دی۔ جس سے اُن پر بڑا اثر پیدا ہوا۔ کچھ روحوں نے گناہ کا اقرار بھی کیا۔ اور کچھ مریضوں کو باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے شفا بھی دی گئی۔ راقم۔ بی۔ ایس۔ پیٹر۔

ایم۔ ای مشن امروہا۔

زمانہ بر سرِ جنگ است یا مسیح مددے
کہ وقت آمدہ تنگ است یا مسیح مددے

میرے مولا۔ میرے والی۔ میرے منجی۔ تو کیوں ایسا ناراض ہو گیا۔ تیرا قہر تیری بھیڑوں پر۔ تیرا غضب تیرے گلے پر کیوں اُمڈا چلا آتا ہے۔ کہاں ہیں وہ تیری مہربانیاں۔ اور وہ رحمتیں جو سدا سے تیرے لوگوں پر تھیں۔ اے میرے مولا میں تیرے آگے عرض کرتا ہوں تجھے تیری کلیسیا کے دُکھ سُناتا ہوں۔ کان جھکا اور آسمان سے دیکھ کہ آہ و نالہ کو سن۔

اے لشکروں کے خداوند۔ اے فوجوں کے رب۔ اس جنگ نے نہ صرف دنیا کو تہ و بالا کر دیا ہے بلکہ تیرے کلیسیا کے کاروبار تیری انجیل کی خدمت کے انتظام بھی ملیامیٹ ہو رہے ہیں۔ اے میرے مولا میں کلارک آباد سے تھکا ماندہ ٹوٹا پھوٹا کمزور جلالپور جٹاں میں آیا۔ تاکہ ہوا تبدیلی اور مسیحیوں کی ملاقات سے تازہ دم ہوں۔ طاقت حاصل کروں۔ مگر آہ!

پردہ داری مے کند بر قصر قیصر عنکبوت
بوم نوبت مے زند بر گنبد افراسیاب۔

جنگ یورپ میں ہو رہی۔ بلجیم۔ پولنڈ۔ سرویا تباہ ہو گئے۔ جرمن کی تلوار نے ان باغ کی مثل سرزمینوں کو بابل بنا دیا ہے۔ جہاں دن رات عید و شبرات تھی۔ اب وہاں اُلّو بول رہے ہیں۔ تیرے قہر کا دھواں اُٹھ رہا ہے۔ بلجیم کی حالت کا نقشہ جلالپور میں ان آنکھوں نے دیکھ لیا۔ نہ یہاں توپ چلی۔ نہ بم گرا۔ نہ زہریلے گیس اُڑی۔ مگر غیب سے گولے ایسے چلے کہ جلالپور کا مشن ہسپتال انسانوں سے خالی ہو کر اُلّوؤں کا مسکن بن گیا۔ وہ ہسپتال جس کی شہرت تیرے جلال کے واسطے چارکوٹ عالم میں ہو گئی تھی۔ جہاں شفا پانے کو نہ صرف ہندوستان کے دور دور کے صوبوں سے مریض کھنچے چلے آتے۔ بلکہ بلخ بخارا اور افریقہ تک کے مریض اُڑے چلے آتے تھے۔ چار چار سو آدمی دن رات یہاں پڑے رہتے تھے۔ جلالپور جلالپور دکھائی دیتا تھا۔ آج وہی ہسپتال اس جنگ یورپ نے اُجاڑ دیا۔ وہ جگہ جہاں دن رات چہل پہل تھی۔ ایسی بھیانک ہو رہی ہے کہ اندر جاتے خوف آتا ہے۔ باہر ہی سے اُجاڑ سنسان معلوم ہوتا ہے۔ صبح کے وقت دو گھڑی ہسپتال کے ایک کونے میں چند بیرونی مریض نظر آتے ہیں پھر تمام دن اور رات شہرِ خموشاں کی طرح زندگی کا نام و نشاں نہیں۔ اگر کوئی نشان ہے تو جس طرح انگریزوں کے قبرستان کے ایک کونے میں چوکیدار کی کوٹھیا ہوتی ہے۔ جہاں ایک نفس زندگی کا دم رکھتا ہے۔ بجنسہ یہ حالت یہاں کی ہے۔ کہ تمام وارڈ تمام ہسپتال تمام گھر خالی۔ صرف ایک کونہ میں ڈاکٹر صوبہ خاں ہاتھ پہ ہاتھ رکھے۔ سر زانو میں دیئے ہسپتال کی قسمت پر آنسو بہاتا رہتا ہے۔ آہ اے میرے مولا۔ جلالپور مشن ہسپتال نے تیرے جلال کے واسطے کیسی فتح ملکوں میں حاصل کی۔ مگر آہ یہ فتح کی ماتم ہو گئی۔ جبکہ ابی سلوم مارا گیا تو لوگ فتحمند اس طرح چھپ کر اپنے گھروں میں گئے جس طرح شکست یافتہ شرمندہ ہو کر جاتے ہیں۔

جہاں کمپونڈروں ڈاکٹروں کا ہجوم تھا۔ اب صرف دو چار کمپونڈر رہ گئے ہیں۔ وہ بھی دم واپسیں معلوم ہوتے ہیں۔ وہ جانتے نہیں کہ کل کیا ہو گا۔ کیونکہ جنگ کے خاتمہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ میرے اللہ ڈاکٹر ٹیلر کو تو نے لاہور میڈیکل کالج بھیج دیا۔ ڈاکٹر نیوٹن کو جنگ کی خدمت سپرد کر دی۔ کسی اور کو تو نے اُن کے بجائے نہ بھیجا۔ اور جو بھیجا بھی وہ بھی ہسپتال کی حالت کے مطابق۔ تیرے کیسے عجیب کام ہیں۔ گرانا اٹھانا تیرا کام ہے۔ تو ہی نے مصیبت میں ڈالا ہے تو ہی آسان



میں تو اب یہاں نہیں شہر سکتا ہلیم میں رہنا مشکل ہے۔ تو ہی رحم فرما دے تو یہ اجڑا گھر بس سکتا ہی جنگ کا مالک تو ہے۔ اب رحم فرما رحم فرما۔ اس جنگ کو صلح سلامتی سے تبدیل کر دے۔ اپنے نام کو جلال دے۔ جلال پور کو جو کہ ویرانہ ہو گیا ہے۔ پھر جلال پور بنا دے۔ ڈاکٹر ٹیلر کو پھر یہاں لے آ۔ ڈاکٹر نیوٹن کو پھر سلامتی سے یہاں پہونچا دے۔ فریاد فریاد فریاد۔

زمانہ بر سر جنگ است یا مسیح مدد ے۔
کہ وقت آمدہ تنگ است یا مسیح مدد ے
اپنے نام کی خاطر
اے ناظرین۔
کرو سب دعا مل کے یہ دمبدم
سلامت رہے شہر رودِ مسلم
دعا از دل شکستہ۔ واعظ

بشارتی مہم کے متعلق

دوآبہ بست جالندھر میں کیا کام ہو رہا ہے

گزشتہ سے پیوستہ

اس کی تائید کرتے ہوئے مِن منظور نے اپنے دورہ کا کام ۸ جون ۱۹۱۶ء میں شروع کیا اور شاباش ان وفادار خدمت گذار پادری صاحبان کا جنہوں نے ان سخت گرمی کے دنوں میں ذرا بھی آرام نہ کیا۔ اور روحوں کے بچانے کے لئے کہیں ہلکہ کہیں کمیریاں کہیں الہپور کہیں تندن پور۔ اور کہیں بنگہ و نوحمل پہونچے۔ ۱۰ جون کے شروع میں شاید دس تاریخ تھی۔ راقم مضمون کو اہل تندن پور کی طرف سے دعوت دی گئی۔ چنانچہ وہاں پہونچا جا کر خدمت کی۔ میرے ہمراہ جناب پادری فرانسس جے نیوٹن صاحب۔ پادری پنڈی داس مسٹر جلال الدین صاحبان بھی موجود تھے۔ مختصر کیفیت یہ ہے کہ وہ کام ہوا کہ خدا کا شکر ہو تمام اہل حاضرین کی خداوند کو فکر تھی اگر ہمارے منجی کے قدموں پر گر پڑے۔ اور بپتسمہ پا کر مسیحی کلیسیا میں داخل ہو گئے۔ جن کا عملی ثبوت ان لوگوں نے یہ دیا کہ مکھ داتا اور بابے شاہ کے مناور جو تخت بنے تھے ان کو گرا کر انہوں نے اپنے دلوں میں خداوند کی محبت کو جگہ دی۔ فوراً ہی جگہ صاف کر دی گئی اور ایک مستقل سنگت سبھا قائم کر دی گئی۔ راجپوتوں نے انہیں گالیاں دیں۔ ہمارے ایک دو مسیحی بھائیوں کو مارا بھی۔ مگر انہیں اپنے خداوند کے الفاظ یاد تھے۔ اگر لوگ تمہیں ستائیں یا تمہارے حق میں ہر طرح سے بُری باتیں کہیں خوش ہونا کیونکہ تمہارے لئے آسمان پر بڑا اجر ہے۔ کاش کہ مجھ کو وہاں قتل کیا جاتا میں ہی استفنس کی شہادت کا درجہ حاصل کرتا۔ شہیدوں کا خون کلیسیا کی جڑ ہے۔ امید ہے ابھی تندن پور میں ایک دن گرجا گھر بنے گا۔ اور ایک مضبوط کلیسیا قائم ہو کر ان سنگدل راجپوتوں کے دلوں کو فتح کرے گی۔ رات کو ایک مولوی سے الوہیت مسیح پر بحث ہوئی وہ اپنا سا منہ لے کر چلے گئے۔ یہاں سے ہو کر ہم سیلہ ماہی شاہ جو کہ کمیریاں سے دو کوس کے فاصلہ پر ہوتا ہے گیا ہیچ جائے جس قسم کی گرمی اس دن تھی۔ گو یا ڈرین میں مجھے یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا آفتاب بقول اہل اسلام ایک نیزہ پر آ گیا ہے۔ جوں توں کر کے کمیریاں پہونچا۔ بے چارے مسٹر و مسز گولڈ نے جو ڈاک بنگلے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ بڑی خاطر و مدارات سے پیش آئے اور ہم میلے میں جا پہنچے۔ جناب پادری نظام الدین صاحب جن کا انتظام اس میلہ میں تھا انہوں نے میرا اخیر مقدم کیا۔ رات گیارہ بجے تک ہر روز منادی ہوا کرتی تھی۔ میری غیرت مجھے اجازت نہ دیتی تھی کہ میں واپس کمیریاں چلا جاؤں۔ تین دن منادی کا بازار گرم رہا۔ ایک مولوی صاحب آئے ان سے ایک دن دو گھنٹے تک خوب بحث ہوتی رہی آخر شش جو قاعدہ ان غیر اقوام کا ہے۔ شور و شر کر کے اپنا سا منہ لے کر چلے گئے۔ مگر گدڑیوں میں لعل ضرور ہوتے ہیں۔ اس مجمع میں ایک مولوی صاحب مسمّی سید محمد حسین جو دیر سے متلاشی تھے موجود تھے۔ آپ پادری نظام الدین سے تعلیم دینی حاصل کرتے رہے۔ اُن کا ایمان اس بحث مباحثہ سے زیادہ مضبوط ہو گیا۔ کس قدر افسوس کہ زندہ مسیح چھوڑ کر لوگ جھوٹے پیروں اور قبروں کی پرستش کرتے ہیں۔ مسیحی مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے جسے غیرت آتی ہے کہ لوگ غیر اللہ کی پرستش نہ کریں جہاں ایسا موقعہ ہوتا ہے پادری صاحبان زندگی صرف کر کے جاتے ہیں اور خدا کا کلام سناتے ہیں۔

باقی آئندہ

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور ۱۸

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اسکے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کیلئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں ماہ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر:۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

دلچسپ خبر ۱۲۶/۱۲

پنجاب ریپیٹریشن کمیٹی کی زنانہ کمیٹی نے گذشتہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو لوگ پنجاب میں نوکری کے متلاشی ہیں اور جن کو کارندوں کی ضرورت ہے۔ ان کو اس محکمہ کے ذریعہ سے ان امور کے متعلق برابر خبر پہنچائی جایا کرے کہ سب صاحبان نیچے لکھی باتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) ہر درخواست کے ساتھ ٹکٹ آنا ضروری ہے
(۲) سارٹیفکیٹوں کی صرف نقل ہی بھیجا کریں
(۳) جہاں سے ملازمت چھوڑی ہو اُس کا پورا نام اور پتا لکھنا چاہیئے۔
(۴) جب ملازمت مل جائے تو محکمہ ہذا کو اطلاع دے دینا چاہیئے۔

المشتہر:۔ مس ایس۔ ایم ویری صاحبہ امریکن مشن قصور۔ پنجاب

طاقت بڑھانیوالا پھل

کولاٹانک افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پھل ہے۔ زیادہ فکر یا محنت کیوجہ سے یا غم و بیماری و تبدیلی آب و ہوا کے سبب سے بدن کمزور ہو گیا ہو تو اس کے استعمال سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ دم کو بڑھاتا ہے اسلئے گھوڑے کی سواری پہاڑ کی چڑھائی کشتی کسرت ناچ گانا بڑھانا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنے سے دم نہیں پھولتا ہول دلی و خفقان کو روکتا ہے۔ رات کو جاگنا ہو تو اسکو پی لیجئے تکان نہیں ہو گا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھڑاتا ہے۔ مفصل حالات کی فہرست بلاقیمت منگا کر دیکھیئے۔ قیمت ۳۲ خوراک کی شیشی عہ محصولڈاک ۵ر

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانہ تجارت۔ یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے جن میں چھوٹے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے متعلقہ بورڈ پرائمری کی ۳ جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے خرچ خوراک معہ فیس جماعت علم ۵ ماہوار اگر ایک خاندان سے ۲ سے زیادہ ہوں تو ۳ ہوں تو عہ فی کس۔ کپڑے اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن کشادہ کرد نواری دری امر وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن کشادہ للعہ سے اسے گز نواری للعہ سے عہ

مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ ۱۱
ہندوستان و پنجاب سے عہ ۱۲
غیر ممالک سے ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	شش ماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	صعہ
پورا کالم	للعہ	رعہ	للعہ
ہر صفحہ	للعہ	ہ	۱

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ آنہ گو کسی قسم کا اشتہار کیلئے زیادہ جگہ

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار صفحہ بھر سے کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار رہنا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچین انڈیا کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریدار ۱۲ آنے سے ۲ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور مسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائی برادرز چھپا۔